بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

عام حالات میں کسی مجبوری کے بغیر اسقاط حمل جائز نہیں ہے، لیکن ماہر ڈاکٹروں کی رائے میں اگر واقعۃً حمل کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جس کی وجہ سے پیدائش کے بعد مر جانے یا معذور ہونے کا اندیشہ ہو یا ماں کو کوئی شدید تکلیف پہنچنے کا قوی اندیشہ ہو تو حمل میں جان پڑنے سے پہلے اسقاط حمل کی گنجائش ہے، لیکن جان پڑ جانے کے بعد اسقاط حمل ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ یہ قتل کے حکم میں ہے۔

فی الدر المختار (ج ٦ ص ٤٢٩)

ویکرہ ان تسقی لاسقاط حملها، وجاز لعذر الخ

(قوله وجاز لعذر) کالمرضعة اذا ظهر بها الحبل وانقطع لبنها ولیس لاب الصبی ما یستاجر به الظئر ویخاف هلاك الولد قالوا یباح لها ان تعالج فی استنزال الدم مادام الحمل مضغة او علقة ولم یخلق له عضو وقدروا تلك المدة بمأة وعشرین یوما وجاز لانه لیس بآدمی وفیه صیانة الآدمی خانیة

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۷-۶-۱۴۳۲ھ

۳۱-۵-۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۲۷/۶/۱۴۳۲ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶۷/۱۳۶۳
مورخہ ۲۷/۶/۳۲ھ
۳۱/۵/۲۰۱۱

مفتی